سوال

(957) خرید و فروخت کے معاہدے کے بعد قبضے سے پہلے اگر سامان چوری ہو جائے تو؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ''احمد علی'' نے ''خان محمد'' سے ایک بکرا خریدا۔ دونوں کے درمیان سودا طے پا گیا۔ مشتری نے کہا میں بکرا کل لے جاؤں گا۔ اگلی رات بکرا بائع کے گھر سے چوری ہو گیا پوچھنا یہ ہے کہ آیا: (۱) مشتری کو اس کی رقم بائع کو ادا کرنی ہوگی یا نہیں؟ (۲) ایسی بیع شریعت میں منعقد ہو جاتی ہے یا نہیں۔ (احمد علی چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال) (۱۹ مارچ ۲۰۰۴ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً بیع کے پانچ ارکان ہیں:

۱۔ بائع (فروخت کنندہ) جو چیز وہ فروخت کر رہا ہے ضروری ہے کہ اس کا مالک ہو یا اس کی بیع کی اس کو اجازت ہو۔ عقل مند ہو، بے وقوف نہ ہو۔

۲۔ مشتری: (خریدار) ضروری ہے کہ جائز التصرف ہو، نادان اور بچہ نہ ہو۔

۳۔ مبیع: (بیچا جانے والا سامان) وہ جائز اور پاک ہو اور بائع اس کی ادائیگی پر قادر ہو۔ اور مشتری کو اس کا علم ہو، چاہے وصف کے اعتبار سے ہو۔

۴۔ ایجاب و قبول قول یا فعل سے حاصل ہو۔ مثلاً مشتری کہتا ہے یہ چیز مجھے فروخت کر دیں! بائع کہتا ہے میں نے فروخت کر دی۔ یا مثلاً مشتری کہتا ہے یہ کپڑا مجھے فروخت کر دیں، بائع اس کو پکڑا دیتا ہے تو بیع مکمل ہو جائے گی۔

۵۔ باہمی رضامندی: طرفین کی رضامندی کے بغیر بیع منعقد نہیں ہوتی۔ سنن ابن ماجہ میں بسند حسن حدیث ہے۔ 'اِنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ تَرَاضٍ' ''کہ بیع تو باہمی رضامندی سے مکمل ہوتی ہے۔''

موجودہ بیع میں چونکہ تمام ارکانِ بیع موجود ہیں لہٰذا بیع منعقد ہوگی۔ جب شرعی طور پر بیع قابل اعتبار ہے تو ظاہر ہے بائع کے پاس اس بکرے کی موجودگی محض امانت کی حیثیت سے تھی، چوری کی صورت میں مشتری کی ضائع ہوگی بائع اس کا ذمہ دار نہیں، بشرطیکہ اس کی کوتاہی ثابت نہ ہو۔ اگر اس چوری میں بائع کی غفلت اور کوتاہی ثابت ہو جائے تو پھر وہ ذمہ دار ہے۔

جب شرعاً بیع درست ہے تو ظاہر ہے کہ مشتری کو قیمت ادا کرنا ہوگی۔ واضح ہو کہ فی الفور قیمت کی ادائیگی ضروری نہیں بعد میں بھی ادا ہو سکتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 657

محدث فتویٰ